ڈاکٹر طاہر سعید کے نام (۷)

ڈاکٹر حافظ محمد مقصود

اسلامی دُنیا کا خدا سے باغی نظامِ تعلیم

اب آیئے اُس بے خدا اور طاغوتی نظامِ تعلیم پر ایک نگاہ دوڑا لیتے ہیں جو مغرب کے فرنگی آقاؤں نے بظاہر ایک خوشنما مگر فی الواقع ایک مہلک ہتھیار بنا کر ہمارے سیاست کار لیڈروں کے ہاتھوں میں تھما دیا اور پھر ان اسلامی سیاست کاروں اور عیّار رہنماؤں نے بے خدا نظامِ تعلیم کی اسی تیزابیت میں مسلمان نسل کی خودی کو ڈال کر کسی بھی جانب مُڑ جانے اور بدترین بندگی و غلامی کے کسی بھی منحوس شکنجے میں بآسانی اور برضا و رغبت ڈھل جانے کے لیے حد درجہ نرم و ملائم بنا دیا۔

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اِسے پھیر !
تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہے تو مٹی کا ہے اِک ڈھیر

اُنھیں خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ اسلام کی دوبارہ اٹھان یا نشاۃ جدیدہ میں مسلمان نوجوانوں کا کتنا بڑا اور فیصلہ کن ہاتھ ہے۔ چنانچہ برِصغیر پاک و ہند کی اسلامی کٹھ پُتلیوں کی مدد سے فرنگیوں نے مسلمان نوجوانوں کے اذہان و قلوب کا 'CLEAN UP OPERATION' کرنے، اُنھیں زبان و ضمیر کا تعلق توڑنے اور روحِ دین سے برگشتہ اور فسق و فجور میں سرگشتہ کرنے کے لیے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی شکل میں جدید قربان گاہیں اور ماڈرن قتل گاہیں قائم کیں۔ اس دردناک حقیقت پر اکبر الہ آبادی نے کیسے لطیف پیرائے میں

طنز کیا کہ :- یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی !

فرنگیوں نے یہاں سے رخصت ہوتے ہی بے خدا نظامِ تعلیم کا یہ زہریلا نسخہ اپنے خیال کے مطابق اسلامی شر و فساد کے کچھ وسیع النظر خادموں کے پاس امانت کے طور پر چھوڑ دیا تاکہ وہ اس زہریلی پوٹلی سے فطرتِ سلیم پر پیدا ہونے والے ہر نومولود بچے کا گلا گھونٹ دیا کرے اور اُن کی رُوحِ لاالٰہ پر ڈاکہ ڈال دیا کرے۔

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لآ اِلٰہ اِلاّ اللّٰہ !

پھر کیا تھا۔ پاکستان بن جانے کے بعد اسلام کا لیبل رکھنے والے یہاں کے اسلامی بھیڑیوں نے اپنے فرنگی آقاؤں کی مٹھی گرم کرنے اور اُن کا دل خوش رکھنے کے لیے خود اپنے بھائی بندوں کے مکانات میں نقب لگانے، اُن کا خون چُوسنے، اُن کے گاڑھے پسینے کی کمائی اُچک لینے اور اُن کا گوشت نوچنے میں جس اعلیٰ درجے کی مہارت و درندگی کا ثبوت دیا، مہارت و درندگی کے وہی کرتب یقیناً گلے میں خوشنما پٹیاں باندھے ہوئے شکاری کُتّے بھی کبھی اپنے فرنگی اور یورپی آقاؤں کے لیے اپنی پوری کوشش کے باوجود دکھا نہیں سکے۔ چنانچہ پنے اِس اسلامی ملک میں روزِ اوّل ہی سے ایک ظالمانہ نظام کی بدولت طالبِ علم کو فکرِ معاش دے کر اُسے کسی بلند مقصد، کسی اعلیٰ نصب العین اور کسی بہترین نظریۂ حیات کے لیے حریفانہ کشاکش لڑنے، دلیرانہ اور جرأت مندانہ اقدام کرنے اور ہتھیلی پر سر رکھ کر مردانہ وار قربانی دینے اور قرآن و سنّت پر مبنی اسلام کے عادلانہ اور منصفانہ نظام کو خدا کی زمین پر بالفعل قائم، نافذ اور غالب کرنے کے لیے نذرانۂ جان پیش کرنے سے ہمیشہ کے لیے خوف زدہ کر دیا۔ وہ عشقِ الٰہی اور جنوں جو کسی طالب علم کے لیے عصائے کلیمی اور ایمانِ ابراہیمی بن کر زندگی کے نشیب و فراز اور خطرات و مشکلات میں،

بے خطر کُود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی!

کے مصداق کفر وضلالت کے غوغائے باطل میں حق وصداقت کا نعرۂ مستانہ بن کر اور میدانِ کارزار میں بے خطر کُود کر عقلِ انسانی کے پیدا کردہ تمام حیلوں اور بہانوں کو ہڑپ کرکے ان کا خاتمہ کرنے والا تھا، انہی سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں نے ہمارے طلباء اور نوجوان نسل سے دراصل وہی جنون نہایت عیاری کے ساتھ اُچک لیا۔ چوبِ کلیم، ایمانِ ابراہیم اور غیرت وضمیر کی اس بزدلانہ سودا بازی پر بیسویں صدی کا اقبالؔ ان الفاظ میں خون کے آنسو رو دیا کہ

عصرِ حاضر ملک الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی رُوح تری دے کے تجھے فکرِ معاش!
دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش!
اُس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش!
مدرسے نے تری آنکھوں سے چھپایا جن کو
خلوتِ کوہ و بیاباں میں وہ اسرار ہیں فاش!

یہ سوچی سمجھی شیطانیت دو طریقوں سے ہمارے طلباء کے اندر سرایت کر گئی:۔

(جاری ہے)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔